رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۱

فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

الحافظ

فرقہ حقہ شیعہ کا مذہبی اور علمی ماہوار رسالہ

زیر حمایت و سرپرستی

شمس العلماء سرکار حجۃ الاسلام آقائی سید مجتہد العصر مدظلہ

مدیر

خاکسار ایم-ایم عبداللہ

جھوٹے اور اشتہاری دہوکا بازوں پر لعنت

کشمیری لذت النسا بہار عیش با تصویر
جس میں مرد عورتوں کی ۸۴ تصویر ہر دو عورت یکجا رضامند رہنا خانہ آبادی کے ذرائع اور عملیات غرضیکہ سیکڑوں باتیں جن کے بیان سے حیا مانع۔ ۲۹۹ صفحات۔ قیمت ہے

خفیہ کوک شاستر کیا اب بھی آپکی حسرت باقی رہے گی۔ بس اگر دل کی حسرتیں نکالنا ہے۔ تو خفیہ کوک شاستر با تصویر منگائیے۔ قیمت عہ

سرمۂ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کی ایک سلائی آنکھ میں لگا کر سامنے جانے سے تسخیر خلائق ہوگی۔ سنگدل انسان بھی مطیع ہو جائیگا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ہدیہ صرف ۸ر

عطر محبت۔ شاہ شرف الدین درویش کا عطیہ جس کو کپڑے میں لگا کر جانے سے سنگدل مطلوب مطیع ہوگا اور تمام عمر غلام رہے گا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ہدیہ ۸ر

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ وہ سب کو دیکھے۔ لطف یہ کہ اسے کوئی نہ دیکھے اعجاز زاہدی کا خاص عمل جن میں اور ہزارہا علوی سفلی محبت و عداوت زبان بندی کے عملیات کیمیا۔ ہمزاد جن و پری کو مطیع کرنا وغیرہ۔ ۲۲۴ صفحات۔ تیز تلوار کا وار خالی جائے مگر اس کا کوئی عمل خالی نہ جائیگا قیمت ہے

تعویذ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کے صرف باندھنے اور چند منٹ روزانہ عمل سے مطلوب بچھڑا دل منزل سے آملتا ہے۔ ہدیہ عہ

مفتاح الغیب با تصویر۔ غیب کی بات بتانیوالی دل کی مراد بر لانے والی نادر کتاب۔ قیمت ۲ر

تعویذ حب۔ اپنے مطلوب کو مطیع کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچائیے۔ ہدیہ ۸ر

دعاء مفید المحبت معہ موہنی منتر۔ دعا سے ۲۱ یوم اور موہنی منتر سے ۳ یوم میں مطلوب مل جاتا ہے۔ ہدیہ عہ

۲۵ منٹ میں ہمزاد۔ اسم اعظم کی سلیمانی انگوٹھی جس پر اسم اعظم کندہ ہے۔ پرچہ ترکیب کے موافق ۲۵ منٹ میں ہمزاد دیکھ لیجئے پھر رفتہ رفتہ عمل کرنے پر آپکا غلام ہو جائیگا۔ اگر ہاتھ میں رکھیں تو آسمانی بلاسے محفوظ رہوگے۔ تجارت میں ترقی نوکری میں برکت دشمن مقہور ہونگے۔ ہدیہ ہے

طلسم حیرت۔ ایک عجیب غریب فسانہ منظوم جسکو پڑھنے پر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ہے۔ قیمت عہ

پیر خوردسال با تصویر۔ عجیب ہنسانے والا ناول قیمت صرف ۴ر

قواعد و ضوابط میں حلفیہ لکھتا ہوں جو تعویذ وغیرہ اس اشتہار میں درج ہیں وہ اس قدر مؤثر ہیں جیسے میں نے لکھے۔ اگر آپکی غلطی سے مؤثر نہ ہوں۔ یا کسی کام کو نہ ہو تو اس حالت میں نہ میں قابل ملامت ہونگا اور نہ قیمت واپس کی جائیگی۔ غرضکہ کوئی کتاب یا دوا یا تعویذ البتہ اگر غلطی سے کام ہوگا تو اطمینان کر دیا جائے گا۔

المشتہر:- بہار عیش اینڈ کو نانوتہ ضلع سہارنپور

قیمت سالانہ عہ | الحافظ | قیمت فی پرچہ چار (۴) آنے

جلد ۴ | بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۸ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۴۶ھ | نمبر ۲

باب الفتاویٰ

سوال۔ اگر بعمر ۴ یا ۵ برس کا بچہ فوت ہو جائے تو اس پر نماز جنازہ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب۔ ۶ سال سے کمتر عمر میں جو بچہ فوت ہو اس پر نماز جنازہ واجب نہیں ہے۔ البتہ کمتر ۶ سال سے میت پر نماز جنازہ مستحب ہے بشرطیکہ زندہ متولد ہوا ہو۔ پس اگر زندہ متولد نہ ہوا ہو تو اس پر نماز میت مستحب نہیں ہے۔ بلکہ بقصد مشروعیت اگر اس پر نماز پڑھی جائے گی تو بدعت ہوگی وہو العالم۔

سوال۔ اگر کوئی ماہ رمضان کے آخری روز یوم الشک کو بقصد رمضان روزہ رکھے۔ یا اس نیت سے روزہ رکھے کہ اگر ماہ رمضان ہے تو اس میں محسوب ہوگا ورنہ روزہ مستحبی ماہ شعبان میں محسوب ہو صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں روزہ باطل ہوگا۔ نہ شعبان میں محسوب ہوگا۔ اور نہ رمضان میں۔ ہاں البتہ بہ نیت روزہ مستحبی شعبان یا بقصد روزہ واجب مثل قضائے رمضان یا بقصد قربت مطلقہ اگر روزہ یوم الشک رکھا جائے اور غروب آفتاب سے بعد معلوم ہو کہ آج اول ماہ رمضان ہے تو وہ روزہ ماہ رمضان میں محسوب ہوگا۔ وہو العالم۔

سوال۔ انگریزی دوائیں جو ولایت سے سربمہر آتی ہیں اور ہندوستان میں مسلمان دوائی خانوں سے لی جاتی ہیں وہ پاک ہیں اور ان کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ ان دواؤں کی نجاست کا علم اگر حاصل ہو تو شرعاً نجس ہیں ورنہ محکوم بطہارت ہیں۔ وہو العالم۔

سوال۔ حاملہ عورت جو قریب الوضع ہو یا طفل صغیر کو دودھ پلاتی ہو۔ ماہ صیام میں ان کو روزہ رکھنا چاہئے یا چھوڑ دینا چاہیئے؟

الجواب۔ مذکورہ عورتوں کو روزہ رکھنے سے اگر ضرر پہنچے تو وہ روزہ نہ رکھیں اور روزانہ ہر روزہ کا صدقہ ایک مد گیہوں دیتی رہیں۔ رفع عذر کے بعد ان ایام کا قضا روزہ رکھیں۔ یہ صدقہ ان عورتوں کو اپنے مال سے دینا ہوگا اگر ممکن ہو۔ شوہر کے ذمہ اسکی ادائیگی لازم نہ ہوگی۔ وہو العالم۔ (اسمرحلی[illegible])

شذرات

سالانہ اجلاس آل انڈیا شیعہ کانفرنس

کے متعلق گذشتہ نمبر میں لکھدیا گیا تھا کہ بابت سالانہ اجلاس سنہ ۱۹۲۸ء تین مقام سے کانفرنس کو دعوت دی گئی ہے سو تینوں دعوت نامے مرکزی کمیٹی میں پیش ہوئے اور کثرت آراء سے دعوت کلکتہ منظور ہوئی جس کا اعلان باقاعدہ اخبار سرفراز میں کیا گیا ہے۔ اب جملہ مومنین کے لئے لازم ہے کہ اس سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانے اور مفید و کارآمد ریزولیوشن پیش و پاس کرانے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب کوشش کریں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن　　مصلحت بین و کار آسان کن

صدارت کا مسئلہ

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے سالانہ جلسہ کا صدر ایسا بزرگ منتخب ہونا چاہیے۔ جس کی دنیاوی وجاہت کے ساتھ دینی وجاہت بھی مسلمہ ہو۔ تاکہ کانفرنس اس سے دینی اور دنیاوی دونوں مفاد حاصل کر سکے۔ فضل خدا سے ہماری قوم میں جامع الریاستین ہستیاں بکثرت موجود ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی بزرگ منتخب ہو جائے اور وہ اس صدارت کو منظور کر لے تو قوم بلاشبہ دین اور دنیا کے مفاد میں اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ ہند و سندھ و پنجاب کے مومنین اور انجمنوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کے ایسے بزرگوں کے اسماء گرامی صدارت کے لئے بہت جلد آنریری جنرل سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کی خدمت میں بھیجدیں۔ خود کانفرنس کی طرف سے صدارت سالانہ جلسہ کے لئے سربرآوردگان میں سے حسب ذیل اسماء گرامی پیش کئے گئے ہیں۔ مرکزی کمیٹی میں کثرت آراء سے ان میں سے صدارت کیلئے کوئی نام منتخب ہوگا۔ بیرونجات سے جو نام آئینگے کمیٹی میں وہ بھی پیش کئے جاویں گے۔

صدارت کے لئے مجوزہ اسماء

(۱) مسٹر محمد علی صاحب جناح (۲) مسٹر حسن امام صاحب بیرسٹر (۳) مسٹر علی امام صاحب بیرسٹر (۴) سر سید سلطان احمد صاحب بیرسٹر (۵) مولانا سید علی الحائری صاحب قبلہ (۶) مہاراجہ صاحب بہادر محمود آباد (۷) مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ (۸) پرنس غلام حسین شاہ صاحب (۹) شریف دیوجی بمبئی (۱۰) نواب محمد اسماعیل صاحب پٹنہ (۱۱) نواب نصیر حسین خانصاحب خیال (۱۲) عبداللہ یوسف علی صاحب (۱۳) نواب سجاد علی خان صاحب لکھنؤ (۱۴) نواب صاحب بہادر والی ریاست رامپور (۱۵) نواب صاحب بہادر والی خیرپور سندھ۔

ہزہائینس والی ریاست خیرپور سندھ انجمن حسینی کانکی نارہ بنگال نے اراکین انجمن کے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی امسال آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے ہزہائینس حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست خیرپور سندھ کو صدر منتخب کرے۔

نگرانی خارج ناظرین الحافظ کو معلوم ہے کہ بشیر احمد ہیڈ کنسٹیبل فرزند جناب مولوی سید حشمت علی شاہ صاحب خیراللہ پوری ایک مقدمہ میں عدالت سیالکوٹ سے ۹ ماہ قید سخت کی سزا پاچکا ہے۔ جب اس کا اپیل کیا گیا تو وہ بھی خارج ہوگیا۔ اور سزا بحال رہی بمصداق الغریق یتشبث بالحشیش بیچارے ان کے والد ماجد مولوی صاحب ممدوح نے لاہور میں نگرانی کے لئے بھی کوشش بلیغ کی مگر افسوس کہ مولوی صاحب خیراللہ پوری کو اس میں بھی ناکامیابی ہوئی اور سزا بحال رہی۔ اس لئے ہم دلی خلوص سے مولوی صاحب خیراللہ پوری کی خدمت میں اظہار تاسف کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ سوا صبر کے اب کوئی چارہ نہیں ہے۔ انّ اللہ مع الصابرین اللہ تعالیٰ بتصدق محمد وآل محمد آپ کے حال پر رحم فرمائے۔

خوش خبری یہ سن کر ہم بہت خوش ہوئے ہیں کہ جناب آغا سید محمد رضی الرضوی بعہدہ نائب تحصیلداری منظور ہوکر بند وبست میں کام سیکھنے کے لئے بھیجد یئے گئے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ ان کو جلد کامیاب کرے۔ آمین

التماس دعا حلیلہ جلیلہ عالی جناب مولانا عرشی صاحب قبلہ بنارسی ایک عرصہ سے بیمار رہے جملہ مومنین مظان اجابت میں اس مریضہ کے لئے بصمیم قلب دعاء خیر فرمائیں۔

ریویوز

بشارت یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جو حال ہی جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات۔ پنجاب سے تحت ادارت جناب مولوی سید سیف علی شاہ صاحب زید فضلہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ ۶۔ ۷ نمبر اس وقت تک نکل چکے ہیں۔ اور ہر نمبر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نکل رہا ہے۔ اس میں مذہبی۔ تاریخی۔ معاشرتی تفریحی صنعت وحرفت اور باب الادب کے کار آمد عناوین مختلفہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور ہر عنوان پر مفید اور کار آمد مضامین نکل رہے ہیں۔ قصائد وغزلیں اور لطائف بھی اس میں درج ہوتے ہیں جس سے ہر مذاق کا شخص محظوظ ہوسکتا ہے۔ غرض ظاہری اور باطنی خوبیوں کے باوجود قیمت عام سالانہ صرف للعہ۔ مذکورہ بالا پتہ سے نمونہ ضرور مفت طلب فرمائیں۔

جواہر جنتری مرتبہ عالی جناب حکیم سید ننھے نواب صاحب۔ بیت الشفاء رشہر گیا۔ بابت ۱۹۲۹ء

چھپ کر شائع ہوگئی ہے۔ جس میں علاوہ معمولی باتوں کے تواریخ سعد و نحس اور قمر در عقرب وغیرہ بھی مندرج ہیں۔ خط و طباعت اور کاغذ بھی عمدہ ہے۔ قیمت عام ۴ر اور خریداران الحافظ سے صرف ۲ر ۔

بخشی جنتری بابت ۱۹۲۶ء بھی بڑے آب و تاب کے ساتھ طبع ہوکر برائے ریویو آئی ہے۔ جس میں بخانہ کیفیت مشہور تاریخی واقعات اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولادت اور وفات مندرج ہے۔ لکھائی چھپائی بھی عمدہ ہے۔ جناب محمد شفیع احمد صاحب مالک فرم ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی مینوفیکچرز امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ جنرل مرچنٹس پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ سے طلب کریں۔

معجون محسن بدن یہ ایک خوش ذائقہ معجون مرکب ہے۔ جو دل و دماغ و جگر اعضاء رئیسہ کے لئے نہایت مفید اور سریع الاثر ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں۔ کہ دماغی کام کرنے والے اور کمزور و کم طاقت حضرات اور طلباء و لیکچرار حضرات خصوصًا اس بے مثل معجون کو ضرور استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اس کی توثیق کے لئے یہ کافی ہے زیادہ سند ہے کہ حضور شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہم نے اس معجون کو خود استعمال کیا اور اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "بلاشبہ یہ خوش ذائقہ اور لذیذ معجون محسن بدن اسم بامسمّٰی ہے"۔ ایک بکس ۱/۴ پونڈ مقدار ۲۰ خوراک کی قیمت صرف عـہ حسب ذیل پتہ سے طلب کیجئے:۔
(سول ایجنٹس:۔ ایس عبدالخالق عبدالستار کراکری والے بھاٹک حبش خان ۔ ہنگا بیگ دہلی)

سرمہ مجلی البصر یہ سرمہ بھی کمپنی مذکور کی خاص ایجاد جو اجزاء قیمتی سے مرکب ہے۔ جس کو استعمال کیا گیا۔ گو لگتا ضرور ہے مگر دھند۔ غبار۔ خارش۔ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ۶ ماشہ کا ٹکٹ ۲ر قیمت ہے پتہ مذکورہ بالا سے طلب فرمائیں۔

یوسف جمال سوپ بھی کمپنی مذکور کی قابل قدر ایجاد ہے۔ میل کو کاٹ کر جلد کو صاف کرتا ہے۔ اور کیل۔ مہاسوں جلدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے والا پاک اور خوشبودار صابون ہے۔ مومنین ضرور منگا کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی ٹکیہ ۲ر۔ مذکورہ بالا پتہ سے ہر سہ اشیاء ضرور طلب فرمائیں۔

عاقبت بالخیر

جمال محمد خان ولد گہنا خان بلوچ ساکن جمالی ضلع شاہ پور کے مرنے کا وقت جب قریب ہوا تو تمام رشتہ دار اس کی یہ حالت دیکھ کر پاس پاس بیٹھ گئے۔ اتنے میں اس نے تسبیح پڑھنے کے

لئے مانگی۔ وہ اس کو دی گئی۔ وہ دونوں ہاتھوں میں لئے پڑھنے لگا۔ اور چارپائی پر چت لیٹا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں حالت متغیر ہونے لگی۔ دیکھا تو پاؤں بالکل سرد ہو چکے تھے۔ اور آنکھوں نے ٹکٹکی باندھی ہوئی تھی۔ لیکن چہرے پر کوئی گھبراہٹ نہ تھی۔ اتنے میں اس کے بیٹے نے کہا کہ باباصاحب ہم سب آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کی نظر ہماری طرف نہیں ہے۔ تو کہنے لگا کہ بیٹا۔ میں سامنے جناب رسول خدا صلعم کو دیکھ رہا ہوں۔ میں ان کو چھوڑ کر تمہاری طرف کس طرح دیکھوں۔ ایک دو منٹ تک سب چپ ہو رہے۔ اور وہ اسی طرح دیکھتا رہا۔ تسبیح پھیرتا رہا۔ ہونٹ زبان ہلتے رہے۔ اتنے میں دیکھا تو کمر تک جسم سرد ہو چکا تھا۔ اور جان نکل چکی تھی۔ پھر اس کی اہلیہ نے کہا کہ بس اچھا۔ اب ہماری بیڑی میں تو پانی پڑ گیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ گذشتہ شب سے فلاں فلاں سید (فوت شدہ) میرا بستر لے کر چلے گئے ہیں۔ اب میں اپنے بستر کے پیچھے جاؤں یا تمہاری بیڑی کا ملاح بنا رہوں۔ پھر اس کے بیٹے نے کہا۔ کہ باباصاحب کوئی سورۃ قرآن شریف کی پڑھو۔ تو کہنے لگا۔ کہ بیٹا ادھر دیکھ سامنے ایک سید قرآن شریف پڑھ رہا ہے۔ میں اس کے سامنے کیا پڑھ سکتا ہوں۔ میں اب صرف اسی کی قرأت کو سن رہا ہوں۔ بس پھر اتنا کہنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں رہی اور دو ہچکیاں لے کر روح نے پرواز کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ہم قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ اس میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں ہے۔ ہمارے روبرو یہ واقعہ ہوا ہے۔ والسلام بہ الوف الاحترام

سید مرید حسین شاہ پیشنماز جہالی بلوچاں۔ ضلع شاہ پور۔

ضرورت شادی خانہ آبادی

ایک سعید جوان العمر باروزگار وخوش حال مومن معزز سید شیعہ اثنا عشریہ شکیل وجیہہ باعلم منشی صدر کچہری عمر ۲۲ سال جن کے آبا و اجداد نوجی خدمتیں بتدریج ادا کرتے رہتے ہیں۔ خدمات اور کامیابی کے صلہ میں تمغات و اسناد حاصل کئے۔ بفضل اللہ موصوف کے پدر بزرگوار پنشن خوار گورنمنٹ عالیہ بقید حیات ہیں۔ ہندوستان کے شیعہ طبقہ کے دار العلوم یعنی لکھنؤ کے رہنے والے کے عقد ثانی کے لئے ایک نیک سیرت اثنا عشریہ مومنہ کی تلاش ہے۔ اسباب دنیا سے کسی چیز کی ضرورت نہیں بلکہ یتیم و لیسیر وغریب مفلس سیدہ جس کے والدین و اعزہ و کفیل بوجہ افلاس و ناداری عقد کرنے سے قاصر ہوں صاحب ثروت پر ترجیح دی جاویگی۔ حوالہ خط وکتابت دفتر انجمن تہذیب خیال۔ ٹپکا پور۔ کانپور ہو جو بصیغہ راز ہوگی۔ والسلام ہی خواہ وخادم برائے مومنین رکن انجمن:۔

(سید ابن علی عفی عنہ)

کوپا کی یادگار مجلس

جناب حاجی غلام حسین صاحب زادعزہ کے کمال اصرار پر عالی جناب تقدس مآب فخر الحاج والزائرین صدر الواعظین مولانا عرشی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی بنارس سے ۲۳ ماہ رجب بروز سہ شنبہ بارادہ کوپا ضلع اعظم گڈھ روانہ ہوئے۔ ڈہائی بجے دن کے جب ٹرین کوپا اسٹیشن پر پہنچی۔ مومنین کی کثیر جماعت چشم براہ نظر آئی ادھر مولانا دام ظلہ کو مومنین نے دیکھا ادھر جوش کے ساتھ درود کے نعرے بلند ہونے لگے۔ مولانا ٹرین سے اتر کر مصافحہ کے بعد فینس میں جلوہ افروز ہوئے اسٹیشن سے جائے قیام تک کم وبیش ڈیڑھ میل کی مسافت تھی۔ لیکن ہر ہر قدم پر درود کے خوش آئند نعروں کے ساتھ جائے قیام تک پہنچائے گئے۔ حاجی صاحب ممدوح کے یہاں قیام وطعام کا پر تکلف سامان موجود تھا۔ پنڈال جھنڈیوں اور بیرقوں سے سجا ہوا تھا۔ اطراف وجوانب کے مومنین شرکت مجلس کے لئے مولانا کے اشتیاق میں تشریف لائے تھے۔ مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ شیعہ۔ حنفی۔ وہابی۔ آریہ وغیرہ تقریباً ڈہائی ہزار جمع تھے۔ مولانا نے ٹھیک آٹھ بجے بیان شروع فرمایا۔ دوران تقریر میں ایسے ایسے نکات قرآنی بیان فرمائے کہ ہر طرف سے صدائے تحسین بلند تھی ہر فرقہ اپنی جگہ پر محظوظ ہو رہا تھا۔ مجلس پر محویت کا عالم طاری تھا۔ درود کے خوش آیند نعروں سے پنڈال گونج رہا تھا۔ ساڑھے گیارہ کے بعد تقریر ختم ہوئی۔ دست بوسی کے بعد دیر تک اہل علم کامیابی کی مدح کرتے رہے۔ (ازندہ باد مولانا عرشی)

(جمال الدین)

بابیوں۔ بہائیوں کا مذہب اور اُنکے باطلہ عقائد

(از افادات حضور حجۃ الاسلام صدر المفسرین شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ دام ظلہم العالی)

یہ اقتباس ہے اس تقریر کا جو مارٹن ہسٹوریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کے ایک جلسہ میں کچھ عرصہ پہلے جناب قبلہ شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب مجتہد العصر دام برکاتہ نے کی تھی۔

آج جبکہ بابیوں اور بہائیوں کا طوفان ضلالت ہر جگہ ہندوستان میں موجیں مار رہا ہے۔ اور عام اہل اسلام ان کے مذہبی عقائد سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے بایزاد بعض مضامین یہ تقریر اس جگہ درج کی جاتی ہے۔ تاکہ اس تقریر کو پڑھ لینے کے بعد عموم اہل اسلام اس فرقہ کے دھوکوں اور چالبازیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

(مدیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولٰکن البر من اتقیٰ واتوا البیوت من ابوابھا پ ۲ ع ۸ ۔ اور یہ کچھ نیکی میں داخل نہیں ہے کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور گھروں میں آؤ تو ان کے دروازوں سے ہوکر آؤ۔

جس طرح گھر کے لئے دروازے کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح کسی بلد اور شہر کے واسطے بھی دروازے کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ شہر کے دور بھی سرتاسر ایک دیوار کھنچی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کو فصیل کہتے ہیں۔ پس شہر کے لئے دروازے کا ہونا لازمی ہے۔ تاکہ جو شخص شہر میں داخل ہونا چاہے وہ دروازے ہی سے داخل ہو۔ غور کرو کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہے۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا کہ میں علم الٰہی کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے ؎

انما المصطفیٰ مدینۃ علم ❊ وعلی بابھا من اتاہ اتاھا

اسی حدیث کا ترجمہ اس شعر میں کیا گیا ہے۔ فارسی میں بھی کسی شاعر نے کہا ہے ؎

نبی مدینۂ علم و علی بود در او ❊ کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

مطلب یہ ہے کہ جو شخص پیغمبر صلعم کے پاس (جو علم الٰہی کا شہر ہے) پہنچنا چاہے۔ وہ دروازے ہی سے تو ان تک پہنچ سکیگا۔ دیوار پھاند کر جائے گا تو چور کہلائے گا۔ پس ہر حالت میں علوم نبویہ سے جو شخص فیضیاب ہونا چاہے۔ وہ باب مدینۃ العلم علیؑ سے ہوکر وہاں پہنچ سکیگا۔ رسول خدا صلعم کی اس حدیث کی تائید ہوتی ہے۔ اس دعویٰ سے جو خود علیؑ نے کیا علمنی رسول اللہ الف باب۔ ولیفتح من کل باب الف باب۔ کہ مجھے رسالت مآب صلعم نے علوم النبیہ کا ایک ہزار باب تعلیم دیا اور ہر باب سے میرے لئے ہزار ہزار باب علم کے مفتوح ہوئے۔ اس شہر علم کے لئے جس طرح علی کو دروازہ قرار دیا گیا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں اس شہر علم کے لئے دیواریں بھی بنائی گئی ہیں اور (سقف) چھت بھی اس پر ڈال دی گئی ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بغیر دروازے کے کوئی دیوار یا چھت پر سے اس شہر علم تک پہنچ نہیں سکتا۔

غرض میں زیادہ طول اس کو دینا نہیں چاہتا۔ بات یہ ہے کہ اسی حدیث (علی بابھا) کی بنا پر ایران میں علی محمد شیرازی نے اپنے مذہب کا نام باب رکھا۔ کہ جو شخص خدا تک پہنچنا چاہے وہ اس کے دروازے (باب) علی محمد تک پہنچے۔ نظام العلما رحاجی ملا محمود نے جو علی محمد باب کے معاصر تھے۔ ایک روز باب سے فرمایا کہ وجہ تسمیہ باب چیست۔ باب گفت۔ بائث باب مدینۃ العلم است۔ کہ علی بابھا باشد۔ نظام گفت۔ پس شما باب مدینۂ علم ہستید باب گفت بلے۔ نظام گفت گفتہ اند العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ متعلق علم الابدان بگوئید ببینم کہ در معدہ چہ کیفیتے بہم مے رسد کہ شخص تخمہ مے شود۔ باب گفت طبیب نیستم ونہ علم طب خواندہ ام۔

نظام گفت علم ادیان اصول و فروع دارد و اصول مبدا و معاد است پس بگو کہ آیا سمع و بصر وقدرت عین ذات اند یا غیر ذات باب گفت غیرذات اند۔ زیرا کہ صفت وذات متحد بودن خلاف معقول است۔ نظام گفت۔ پس قدمار تومتعدد شدند واین شرک است۔ باب گفت من این منطق را نخواندہ ام۔ علم من ذاتی است از کسے تحصیل نکردہ ام نظام گفت سبحان اللہ علم خدا غیرذات باشد وعلم تو عین ذات ہم

اگر قرۃ العین طاہرہ باب کے ساتھ نہ مل جاتی۔ تو شاید مذہب باب کا آج نام تک بھی باقی نہ رہتا۔ قرۃ العین عالمہ۔ فاضلہ اور شاعرہ تھیں۔ صاحب مجالس المتقین علامہ ملا محمد تقی شہید رابع کی بھتیجی تھیں۔ اس نے مذہب باب کو اپنے علم و کمال اور حسن وجمال کی وجہ سے ترقی دی اور کئی قصیدے بھی باب کی تعریف میں کہے۔ ان کا ایک قصیدہ بہت مشہور ہے ؎

جذبات شوقک الجمت بسلاسل الغم والبلاء — ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ دہند جان برہ بلاء
لمعات وجہک اشرقت بشعاع طلعتک اعتلاء — زچہ رو الست بربکم نزنی بزن کہ بلا ربلا
اگر آن صنم زسر ستم پے کشتن من بے گناہ — لقد استقام بسیفہ فلقد رضیت بما رضاء
توکہ غافل از مئے وشاہدی پئے مرد عابد زاہدی — چہ کنم کہ کافر جاہدی زخلوص نیت اصفیاء
تو وملک وجاہ سکندری من ورسم وراہ قلندری — اگر آں خوش است تو در خوری وگراین بداست مرا سزا
بجواب طبل الست تو زولا چہ کوس بلا زدند — ہمہ خیمہ زد بدر دلم سپہ غم وحشم بلاء
چہ شود کہ آتش حیرتی زنیم بقلہ طور دل — فسکلتہ ودکلکتہ متدکدکا متزلزلاء
پئے خوان دعوت عشق او ہمہ شب زخیل کروبیان — رسد این صفیر مہیمنے کہ گروہ غمزدہ العلاء
ہلہ اے گروہ امامیان بکشید ولولہ رامیان — کہ ظہور دلبر ماعیان شدہ فاش ظاہر وبرملا
کرمان بود طمع لقا روز بان بود ہوس لقاء — زوجود مطلق مطلقا بر آن صنم بشنوید لاء
طلعت قدس بشارتے کہ ظہور حق شدہ برملا — بزن اے صبا تو محشرش بگروہ زندہ دلان صلا
ہلہ اے طوائف منتظر زعنایت شہ مقتدر — مہ مفتخر شدہ مشتہر متجیبا متبللا

توکہ فلس ماہی حیرتی چہ زنی زبحر وجود دم
بنشین چو طاہرہ دم بدم بشنو خروش نہنگ لا

اس کا دوسرا قصیدہ بھی ملاحظہ ہو ؎

گر بتو افتدم نظر چہرہ بچہرہ رو برو — شرح دہم غم ترا نکتہ بہ نکتہ مو بمو
از پئے دیدن رخت ہمچو صبا فتادہ ام — خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو
میرود از فراق تو خون دل از دو دیدہ ام — دجلہ بدجلہ یم بیم چشمہ بچشمہ جو بجو
مہر ترا دل حزیں بافتہ بر قماش جان — رشتہ برشتہ نخ بنخ تار بتار پو بپو
در دل خویش طاہرہ گشت وندید جز ترا — صفحہ بصفحہ لا بلا پردہ بپردہ تو بتو

غرض یہ مذہب چار فرقوں میں منقسم ہوا۔ ایک تو اپنے اصلی بابی نام پر قائم رہا۔ جو علی محمد کو امام مہدی صاحب الزمان باب علم۔ مظہر الحق سمجھتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ باب ایک نیا قرآن لایا ہے جو بیان کے نام سے مشہور ہے۔ بعض عقائد ان کے حضرات اہل تصوف سے ملتے ہیں۔ یہ لوگ بہت کم رہ گئے ہیں۔ شاذ و نادر کہیں ان کا وجود پایا جاتا ہے۔

دوسرا فرقہ ازلی کے نام سے مشہور ہے۔ جن کا مرشد صبح ازل لقب تھا۔ یہ شخص مرزا حسین علی بہائی کا بھائی تھا۔ اس کے متعلق باب نے اپنی کتاب بیان میں لکھا ہے۔ من یظھرہ اللہ یہی شخص ہے جس کو خدا نے ظاہر کیا۔ باب کے قتل ہو جانے کے بعد مریدوں نے اس کی اطاعت کر لی اور دس برس تک اس کو اپنا پیشوا سمجھتے رہے۔ مرزا حسین علی بھی اس کی تائید اور ترویج میں لگا رہا۔ جیسا کہ کتاب سیاح بہائی میں۔ اس کے مفصل حالات مرقوم ہیں۔ پھر جبکہ وہ بغداد میں گئے تو مرزا حسین علی نے کہا کہ مہدی موعود تو در اصل میں ہوں۔ مگر دشمنوں کے خوف سے اس وقت تک میں تیرے نام سے لوگوں کو دعوت دیتا رہا۔ اس وجہ سے دونوں بھائیوں میں صورت نزاع پیدا ہو گئی اور آپس میں زبردست مقابلہ ہوتا رہا۔ اور کثرت سے ازلی فرقہ کے لوگ قتل ہوئے۔ اور صبح ازل کی تردید اور تکذیب میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں جو مرزا حسین علی کی الواح کے نام سے مشہور ہیں اور ان کے مریدوں کے پاس موجود ہیں۔ ان واقعات کا معتدبہ حصہ کتاب ایقان اور کتاب اقدس میں بھی مرزا حسین علی نے جمع کیا ہوا ہے۔ جزیرہ قبرس صبح ازل کا مسکن رہا وہاں اس کے مرید کثرت سے موجود ہیں۔

تیسرا فرقہ بہائی کے نام سے مشہور ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اور یہی بڑا فرقہ ہے۔ اس کے مرید اس کو جمال قدم جمال اقدس اور بہاء اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ بہاء اللہ میں خدا کا ظہور ہوا ہے۔ اور یہ لوگ لفظ بہا کو لفظ ہُو کا مرادف سمجھتے ہیں۔ اور علی محمد باب کو نقطہ اولیٰ اور نقطہ عزوجل کے نام سے یاد کرتے ہیں اور مرزا حسین علی کو مظہر الحق اور واجب الوجود سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتاب اقدس میں یہ عقیدہ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہندوستان میں بھی ان کے بعض مرید دورے لگا رہے ہیں اور مذہب بہائی کی تبلیغ میں منہمک ہیں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ رنگون۔ آگرہ۔ کراچی وغیرہ مقامات میں ان لوگوں کی نقل و حرکت سننے میں آتی رہتی ہے۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ جب لاہور میں بھی ان کے بعض نمائندے شیخ محمود اور نیز دیگر شیوخ آتے رہے۔ شیخ محمود تو مجھ سے ملے بھی تھے۔ بلکہ بعض مسائل میں ان سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ مگر ان کے سلسلہ تبلیغ میں یہاں کچھ ایسی روکاوٹیں پیدا ہو گئیں کہ وہ اپنے نصب العین میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکے بلکہ بعض کو تو اپنے بابی ہونے سے بھی تقیۃً انکار کرنا پڑا۔

چوتھا فرقہ ناقضیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا رئیس عبد البہا مرزا محمد علی ہے۔ جو مرزا

حسین علی بہاء اللہ کا بیٹا اور عباس آفندی کا بھائی ہے۔ جو اپنے باپ کی حیات میں ان کا میر منشی اور محرر خطوط تھا۔ بہاء اللہ کے مرید جب اس کے خط کی طرف نظر کرتے تو فوراً سجدہ میں گر پڑتے بہاء اللہ نے اس کو حسن اعظم کے لقب سے ممتاز کیا ہوا تھا۔ بہاء اللہ کے مرنے کے بعد مرزا عباس آفندی اور مرزا محمد علی دونوں بھائیوں نے اپنے باپ کی خلافت اور نیابت کا دعویٰ کیا۔ اس نزاع میں ایک نے دوسرے پر حکم تکفیر کیا اور ایک دوسرے کی تکذیب و تردید میں کتابیں لکھی گئیں اس وقت دونوں کی جانب سے امریکہ تک خط و کتابت اور رسل رسائل کا سلسلہ جاری ہے عباس آفندی نے علی محمد باب کے استخوان طہران سے منگوا کر مقام عکہ میں دفن کئے اور اس کو بارگاہ بنا کر اس کو مریدوں کے لئے زیارت گاہ قرار دیا ہے۔ اور دوسرے بھائی مرزا محمد علی نے اپنے والد مرزا حسین علی بہاء اللہ کی قبر کو اپنے تصرف میں رکھا ہے۔ جس کے طواف سے اس کے مرید شرف یاب ہوتے رہتے ہیں۔

علی محمد باب غرہ محرم الحرام ۱۲۳۵ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۰ھ کو اس نے مہدویت و امامت کا دعویٰ کیا۔ ۵ ماہ شعبان ۱۲۶۶ھ میں وہ قتل کیا گیا۔ اس وقت عام طور پر علی محمد باب کو (طلعت اعلیٰ) کے لقب سے اس کے مرید ذکر کرتے ہیں۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ ۲ محرم الحرام ۱۲۳۳ھ میں پیدا ہوا۔ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۹ھ میں اس کا ظہور ہوا۔ اور ۱۵ ذلقعدہ ۱۲۷۰ھ میں اس نے دارالاسلام (طہران) سے ہجرت اختیار کی۔ غرہ رجب ۱۲۸۰ھ میں مقام ادرنہ میں پہنچے۔ اور ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ میں مقام عکہ کو مستقل طور پر اپنا وطن اور مرکز قرار دیا۔

باب اور بہاء اللہ نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ ہے۔ کہ اسلامی مہینوں اور دنوں کے نام کو بدل دیا۔ ان کے ہفتہ کے دنوں کے نام یہ ہیں۔ جلالؔ۔ جمالؔ۔ کمالؔ۔ فضالؔ۔ عدالؔ۔ استجلالؔ۔ استقلالؔ۔ مہینوں کے نام بھی سن لیجئے۔ سال کے مہینے ان کے نزدیک ۱۹ ہیں۔ بہار۔ جلال۔ جمال۔ عظمت۔ نور۔ رحمت۔ کلمات۔ کمال۔ اسماء۔ عزت۔ مشیت۔ علم۔ قدرت۔ قول۔ مسائل۔ شرف۔ سلطان۔ ملک۔ علاء۔

ان کی کتابوں میں جو کچھ ان کے عقائد درج ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ بابی فرقہ وحدت وجودی۔ تجلی۔ حلولی۔ دہری۔ طبعی اور صوفی منافی عقائد سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہمارا مذہب دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ وسیع ہے۔ جس شخص کو جس رنگ میں دیکھو فوراً کہدو (ہمیں مذہب باب است) حضرات میں اس وقت ان کے اس نکتہ خیال پر کوئی طویل گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بابیوں کے اس اصول پر اگر وہ کسی مشرک کو بت پرستی کرتے ہوئے دیکھیں اور بلحاظ اپنی وسعت کے اس کو بھی مذہب باب قرار دیدیں۔ تو پھر شاید ان معنوں میں تو کوئی شخص بھی ان کے مذہب کی وسعت سے انکار نہیں کر سکیگا۔ (بابیوں کے عقائد) سنئے۔ باب نے اپنی اظہار شان اور علو میں۔ کیا کچھ غلو نہیں کیا۔ کہتے ہیں ؎

چہ تدبیر اے مسلماناں کہ من خود را نمے دانم — نہ ترسا نے یہودم من نہ گبر و نے مسلمانم
نہ شرقیم نہ غربیم نہ علویم نہ سفلیم — نہ ز ارکان طبیعیم نہ از افلاک گردونم
نشانم بے نشاں باشد مکانم لامکاں باشد — نہ تن باشد نہ جاں باشد کہ من خود جان جانانم
وایں جا ستیم آں جا ستم از عالم بالاستم

اعاذ اللہ باب نے خود کو انا الحق ظاہر کیا۔ کہیں لا الٰہ غیری کہا۔ قرۃ العین نے باب کے متعلق معاذ اللہ کس قدر جرأت سے کہا ہے ؎

دو ہزار احمد مصطفےٰ ز بروق آتشہ باصفا — شدہ مختفی شدہ در خفا رمند شدہ مترنما

باب اپنے لئے سجدہ کرانے کا لوگوں کو حکم دیتا۔ ہا یا قرۃ العین قولی للعالم الجلیل جعفر العلوی انک علی الحق ان کنت بالباب اللہ ساجداً اے قرۃ العین جعفر علوی سے کہدے کہ تو حق پر ہے۔ جب کہ تو باب اللہ کا سجدہ کرنے والا ہے۔ غرض باب نے انا اللہ انا الحق انا رازق العباد جیسے کھلے الفاظ میں جب خدائی کا دعویٰ کیا تو اپنے مریدوں کے لئے اس نے نئی شریعت نیا دین اور نئے نئے احکام بھی جاری کردیئے۔

نماز کے متعلق حکم دیا۔ قد کتب علیکم الصلوٰۃ تسع رکعات کہ ۹ رکعتیں نماز کی تم پر فرض کی گئی ہیں۔

نماز میت کے لئے حکم دیا۔ قد نزلت صلوٰۃ المیت ستۃ رکعات کہ ۶ رکعتیں میت کی نماز فرض ہیں۔

نماز آیات کے متعلق کہا۔ قد عفونا عنکم صلوٰۃ الآیات۔ کہ ہم نے نماز آیات تمہیں معاف کردی ہیں۔

نماز جماعت کے متعلق حکم دیا۔ کتب علیکم الصلوٰۃ الفرادی قد رفع حکم الجماعۃ الا فی صلوٰۃ المیت کہ بغیر نماز میت کے نماز جماعت پڑھنے کا حکم تم سے اٹھا دیا گیا ہے۔

روزے کے لئے کہا قد کتب علیکم الصیام فی ایام النیروز کہ موسم بہار ایام نوروز میں روزہ تم پر واجب کیا گیا۔

غنا سننے کے متعلق کہا انا احللنا لکم اصغاء الاصوات والنغمات کہ ہم نے غنا اور نغمہ سننا تمہارے لئے حلال کیا۔ غلام وکنیز کے متعلق کہا قد حرم علیکم بیع الاماء والغلمان کہ غلام اور کنیز کا فروخت کرنا تم پر حرام کیا گیا۔

نطفہ منی کے متعلق کہا قد احکم اللہ بالطہارۃ علی ماء النطفۃ کہ خدا نے منی کے پاک ہونے کا حکم دیا ہے۔

مشرکین کے متعلق کہا وکذالک رفع اللہ حکم دون الطہارۃ عن کل الاشیاء حتی عن نجاسۃ المشرکین یعنی خدائے تعالیٰ نے تمام اشیاء حتی کہ نجاست مشرکین کا حکم بھی اٹھا لیا ہے۔

باہیوں نے سال میں دو عیدیں اپنے لئے مقرر کیں۔ ایک ماہ بہار میں دوسری ماہ جلال میں
کفن میت کے متعلق کہا ہے ان تکفنوہ فی خمس اثواب من الحریر ومن لم یستطع فیکتفی
بواحدۃ منھا کہ میت کو ریشم کے پانچ کپڑوں میں کفن کیا کرو۔ جو شخص اس قدر استطاعت نہ رکھتا ہو
پس وہ ایک ابریشمی کپڑے میں میت کو کفن کر دیا کرے۔ دفن میت کے متعلق لکھا ہے حرم علیکم
نقل المیت ازید من مسافۃ ساعۃ من المدینۃ کہ شہر سے ایک گھنٹہ کی مسافت سے
زیادہ دور میت کو لے جانا تم پر حرام کیا گیا ہے۔

پھر ان جملہ فرائض سے اہم فرض ان کے لئے یہ قرار دیا گیا ہے کہ فرض اللہ علیکم الضیافۃ
فی کل شہر مرۃ واحدۃ ولو بالماء ان اللہ اراد ان یؤلف بین القلوب۔ کہ خدا
نے تم پر فرض کیا یہ کہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ لوگوں کی ضیافت کیا کرو۔ اگرچہ پانی کے گھونٹ
سے ہی تواضع کی جائے بتحقیق کہ خدا دلوں کی تالیف کرنا چاہتا ہے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت

بہاء اللہ کا نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ اس کا ربوبیت عظمیٰ اور الوہیت کبریٰ
کا دعوےٰ تھا۔ بعض بہائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ صرف اصطلاح کا فرق
ہے۔ ورنہ وہ موعود اسلام ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن یہ صریح جھوٹ ہے۔ چنانچہ کتاب
الفرائد ص۲۷۵ پر لکھا ہے:۔

"ادعائے ایشاں ادعائے نبوت باشد محض وہم و گمان جناب شیخ است"۔

اور ص۲۸۲ پر اسی کتاب میں لکھا ہے:۔

"مقام او مقام نیابت و خلافت و امامت نیست بل ظہور کلی الٰہی ست"۔

کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت۔ امامت اور خلافت کا نہیں۔ بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ وہ پورے طور
پر خدا کا ظہور اور ہیکل انسانی میں خدا ہے۔

اور یہ بات ہے بھی صحیح کہ جس کو رب العالمین ہونے کا دعویٰ ہو وہ نبی اور رسول کیونکر
کہلا سکتا ہے۔ اس لئے ہم بہاء اللہ کے دعویٰ کو منہاج نبوت اور رسالت پر نہیں پرکھ سکتے
کیونکہ جو الٰہ الناس ہونے کا دعویٰ کرے اس کی سزا تو جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن
یقل منھم انی الہ من دونہ فذالک نجزیہ جھنم کذالک نجزی الظالمین (انبیاء)
کہ جو یہ کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں ان کی سزا جہنم ہے۔ اور ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں
بہاء اللہ کا دعویٰ ہے انہ انا اللہ لا الہ الا انا المھیمن القیوم۔ (اطرازات طراز
ششم ص۱۳ مطبوعہ آگرہ) میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود اور مہیمن و قیوم نہیں۔ پھر
کہتا ہے۔ انا اللہ لا الہ الا انا رب کل شیئ۔ (تجلیات تجلی چہارم ص۵) میں ہی اللہ ہوں۔

میرے سوا کوئی معبود نہیں ہیں ہر چیز کا رب ہوں۔ آپ ان حوالوں کا سیاق و سباق۔ آگے پیچھے سب عبارت دیکھ لیں قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ خداوند زمین و زماں کا کلام ہے جو اس پر نازل ہو رہا ہے۔ اور میرا چیلنج ہے ہر بھائی کو کہ وہ اس سے کوئی اور معنے کر کے دکھائے یا بتائے کہ اس سے بہاء اللہ مراد نہیں بلکہ خدا ہے۔

بھائیوں کے عقائد باطلہ

پھر متبوع نے جو کچھ پڑھایا وہی تابعین نے پڑھا۔ اور مانا چنانچہ اہل بہا نماز میں بہاء اللہ کی قبر و روضہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ اور اسی کو اپنی دعاؤں کا قبول کرنے والا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ درس الدیانہ میں لکھا ہے کہ "اجابت کنندہ غیر او نہ" پھر بہاء اللہ کی قبر کو صاف لفظوں میں "معبود جہاں" کہتے اور مانتے ہیں۔ چنانچہ دیوان نوش کے صفحہ ۱۴۹ پر ایک بھائی لکھتا ہے۔ کہ اے معبود معبود جہاں روضہ بھی۔ اسی طرح ان بھائیوں کا سلام ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اعظم۔ اللہ ابہی۔ اللہ اجمل۔ اور عبد البہا بہاء اللہ کا بیٹا اور خلیفہ کہتا ہے "ان چاروں کلموں سے مراد بہاء اللہ ہے نہ کوئی اور" و مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۲۴۵

بعض بھائی دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں کہ بہاء اللہ حضرت موسیٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح مظہر امر اللہ ہونے کا مدعی تھا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ بہاء اللہ نے کبھی نبوت کا لفظ اپنے لئے استعمال نہیں کیا چنانچہ کتاب الفرائد میں لکھا ہے۔

"نہ در الواح مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ و نہ بر السنہ اہل بہاء لفظ نبی بر آں وجود اقدس اطلاق گشتہ" صفحہ ۲۷۵

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۸ پر لکھا ہے:-

"ادعاء جمال اقدس ابہیٰ ادعائے ظہور موعود است نہ ادعائے نبوۃ یا وصایت و نیابت" کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت۔ امامت اور وصی و خلیفہ ہونے کا نہیں۔ پھر اخبار کوکب ہند جو بھائیوں کا رسالہ ہے۔ اور دہلی سے نکلتا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"نہ سید علی محمد باب کا دعویٰ نبوت کا تھا نہ اہل بہاء ان کو یا بہاء اللہ کو نبی مانتے ہیں۔ (جلد ۴ صفحہ ۱۵ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۷ء)

حضرات یہ ہیں فرقہ بابیہ اور بہائیہ کے وہ مختصر عقائد اور اعمال و عبادات جن کی بناء پر وہ مذہب باب کو دنیا کے جملہ مذاہب سے زیادہ معقول و جامع اور وسیع خیال کئے ہوئے ہیں۔ ان عقائد و اعمال کی جامعیت اور معقولیت اسی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اپنی کتابوں کو بابی اور بہائی دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اور حتی الامکان اپنی کتابوں کے اخفاء میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ مگر علماء اسلام نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ان کی تردید میں کتابیں لکھ کر اسلامی

دنیا پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ خصوصًا اس گروہ کی تردید میں کتاب منہاج الطالبین قابل دید کتاب ہے۔ وبہ المستعان وعلیہ التکلان وھو یتولی الصالحین۔ ویکفیک ما قررنا فی ھذا المقام وحررنا بتلخیص المرام لھدایۃ الانام وتنبیہ الخواص والعوام مستعینا من اللہ المنعام۔

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ

(تحقیق کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد باعث فتنہ ہے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نوٹ:۔ یہ مضمون ماہ جولائی ۱۹۲۶ء میں دو حصوں میں چھپ چکا ہے۔ مگر بوجہ کم فرصتی کے تیسرے حصے کے چھپنے میں کوتاہی ہوگئی تھی۔ اب بقیہ مضمون حاضر ہے۔

پیارے نبی کی پیاری لڑکی کی زندگی کے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ اس نے کس طرح اس دنیا میں آکر زندگی کو بسر کیا۔ تمام عمر پھٹے کپڑے پہنے۔ دن کو روزہ اور رات کو عبادت میں بسر کیا اگر شام کو افطاری کے وقت کوئی سوالی آگیا تو اس سوالی کی بھوک کو مقدم جان کر اپنی روٹی اس کے حوالے کر دی اور آپ پھر پانی پی کر رات گزاری۔ جب زہرا صلوات اللہ علیہا کی شادی جناب امیر علیہ السلام سے ہوئی تو جناب رسالت مآب نے اپنی پیاری بیٹی کے جہیز میں جو دین اور دنیا کے مالک کی اکلوتی بیٹی ہو ایک مٹی کا لوٹا ایک مٹی کا پیالہ ایک چکی اور ایک حصیر دیا اور جناب امیر المومنین نے اپنی زرہ کو بیچ کر گھر کا سامان خریدا اس کے بعد جناب امیرؑ دن کو مزدوری کرتے تھے اور جو کچھ پیسہ بنتا تھا اس کے جو خرید کر لاتے تھے اور جناب زہرا علیہا السلام اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر روٹی پکاتی تھیں۔ ان بزرگواروں نے مال و دولت کے ساتھ کس درجہ نفرت کی اور باوجود اقتدار رکھنے کے اپنے پاس نہ آنے دیا۔ مگر ان لوگوں نے جو دولت کے بندے تھے اور دین کو دولت کی خاطر جو کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی بھول چکے ان بزرگواروں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پیغمبر آخر الزمان کی وفات پر کیسے کیسے فتنہ برپا کئے۔ اور خلافت الٰہیہ کو اس دولت کے حاصل کرنے کی خاطر خلافت دنیاوی بنا کر دکھا دیا۔ جناب امیر المومنینؑ کے ساتھ امیر معاویہ نے بہت سی لڑائیاں کیں اور منبروں پر نفس رسول کو نعوذ باللہ علانیہ سب کیا اور کرایا۔ دولت کی مستی اس کو کہتے ہیں کہ نہ خدا یاد رہا نہ رسول مرگ کو بھول گیا صرف اس خاطر کہ کہیں ایسا نہ ہو جناب امیر علیہ السلام جو اس وقت خلیفہ تھے زور نہ پکڑ جاویں اور یہ خلافت ان کی نسل میں چلی نہ جاوے حکم خدا اور رسول کے مطابق خلافت الٰہیہ کے حق دار صرف ائمہ معصومین علیہم السلام ہی تھے جناب امیر المومنین

کی شہادت کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام کو وہ تکلیفیں پہنچائیں کہ الامان آخران کو بھی زہر سے شہید کروا دیا۔ معاویہ کی مرگ کے بعد یزید ملعون نے اپنے باپ کی پیروی کی اور حق کو باطل بنانے کی جس قدر اس میں طاقت تھی۔ کوشش کی اور جناب سید الشہداء علیہ السلام کو مع احباب و بھائی بیٹوں کے اس بیدردی اور ظلم کے ساتھ قتل کروایا کہ مسلمان تو در کنار دنیا کی دیگر اقوام بھی اس ملعون کی اس بے جا حرکت سے بیزار ہیں اور اس کو بری نگاہ سے دیکھتی ہیں اور اس پر لعنت کرتی ہیں قتل تو کہیں رہا۔ جناب سید الشہداء کی اہل بیت کو اسیر کر کے بازاروں میں پھروایا۔ جو کہ کسی مذہب میں جائز نہیں ہے۔ مگر یہ تمام حرکات قبیح صرف اس خاطر کیں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور اہلبیت رسول کو چاہنا چھوڑ دیں۔ اور دیگر لوگوں کی نگاہ میں میری عزت و حرمت زیادہ ہو جائے اور میری بادشاہی با اقتدار ہو جاوے اور لوگوں کے دلوں پر میرا رعب زیادہ بیٹھ جاوے۔ مگر اس حرکت نے لوگوں کے دلوں پر برا اثر ڈالا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی بادشاہی ضائع ہو گئی۔ یزید ملعون پر معاویہ سے بھی زیادہ دولت نے اپنا اثر دکھایا اس نے تو کھلم کھلا زنا اور شراب خوری اور دیگر ممنوعات شرعیہ کو کیا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو جلایا اور وہاں پر زنا شراب خوری کی۔ اس ملعون کے دل میں ہو گا۔ کہ شاید اس دولت کے ساتھ میں ہمیشہ زندہ رہوں گا اور مجھے کوئی طاقت تباہ و ضائع نہ کر سکے گی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں نہ وہ رہا۔ اور نہ اس کی دولت رہی ؎ بیک گردش چرخ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند و نے نادری

(باقی پھر)

راقم آثم:- علی رضا قزلباش (ہیڈ پوسٹ)

خبر غم

افسوس صد افسوس کہ مرزا غلام حسین کوہاٹی صدر امامیہ لائبریری پشاور ۱۲، ۱۳ جنوری کی شب کو معہ اپنی اہلیہ ذبح کر دیئے گئے۔ ہمیں ۱۷ جنوری کو ان کی وفات کی اطلاع ہوئی۔ کیونکہ قاتل نے انہیں ذبح کر کے باہر سے مکان کو قفل لگا دیا تھا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ مرزا صاحب گھر پر موجود نہیں ہیں بلکہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ فوراً پولیس میں رپورٹ کی جس سے عملہ پولیس وہاں پہنچ گیا اور مکان کا قفل توڑ دیا گیا۔ اندر سے دونوں لاشیں برآمد ہوئیں۔ ان کی وفات کے اعزاز میں امامیہ لائبریری پشاور کی منتظمہ کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۹ جنوری کو منعقد ہوا اور اس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ یہ جلسہ حضور مرزا غلام حسین صاحب مرحوم صدر لائبریری ہذا اور ان کی اہلیہ محترمہ کی ناگہانی موت پر دلی رنج اور افسوس کرتے ہوئے ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ راقم:- سید ولایت حسین شاہ جائنٹ سکرٹری امامیہ لائبریری پشاور

مسئلہ رویتِ باریؔ کا مُدلّل فیصلہ

(از افادات عالیہ شمس العلماء حضور حجۃ الاسلام صدر المفسرین علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہم
جو ایک سائل کے معرکۃ الآراء سوال کے جواب میں مدلل ارشاد فرمایا!)

سوال۔ خدا کی رویت کے سنت جماعت تو قائل ہیں۔ مگر امامیہ فرقہ منکر ہے۔ کہ دنیا اور آخرت میں خدا کا دیدار نہیں ہوگا۔ امید ہے کہ بدلائل تسلی فرمائیں گے۔ اور آیت وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ کے مطلب سے آگاہ کریں کہ اس میں خدا کی طرف نظر کرنے سے کیا مراد ہے۔ اور حدیث ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر کے متعلق کیا جواب مخالفین کو دیا جائے؟

الجواب۔ حق یہ ہے کہ خدا دنیا و آخرت میں دیکھا نہ جائے گا۔ کیونکہ رویت لوازم جسم سے ہے۔ اور جو چیز دیکھی جائیگی وہ مکان و محل اور سمت کی محتاج ہوگی۔ ذات خدا کے لیے یہ باتیں محال ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم اپنے اس دعویٰ کو ثابت کریں۔ شرائط لازمہ رویت کا سمجھ لینا لازم ہے۔ رویت کا آلہ بصر ہے۔ اور بصارت کے متعلق حکماء اور علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ شیخ بوعلی سینا اور ایک جماعت حکماء متقدمین کا مذہب یہ ہے۔ کہ بصارت اس سبب سے حاصل ہوتی ہے کہ جو چیز دیکھی جاتی ہے اس کی صورت آنکھ میں چھپ جاتی ہے۔ اور بعض علماء متقدمین اور ایک جماعت فرقہ معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ بصارت اس سبب سے حاصل ہوتی ہے کہ ایک شعاع مخروطی آنکھ سے نکلتی ہے جس کا سر پتلی پر ہوتا ہے۔ اور شے کی سطح جو دیکھی جاتی ہے اس کا قاعدہ رہتا ہے۔ محقق طوسی کی جانب بھی یہی منسوب ہے۔ بعض علماء نے ان دونوں قولوں کو باطل سمجھا ہے۔ بہر حال اس جگہ ہم ان کی صحت و بطلان کا ذکر نہیں کرنا چاہتے۔ رویت سے مراد خواہ انطباع صورت مرئی چشمہ رائی میں ہو یا خارج میں شعاع چشم رائی مرئی سے متصل ہونا مراد ہو۔ خواہ اور اک حسی توسط حواس خمسہ ظاہرہ مراد ہو۔

کسی حالت میں بھی حکماء اور علماء کے نزدیک خدا کی رویت ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقلاء کا اتفاق ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ مجرد اور جسم و جسمانیت اور جہت و مکان و محل سے منزہ ہے جو لیس کمثلہ شیئٌ ہو۔ اس کا دیدار ممتنع اور محال ہے اور اس لئے بھی کہ جو شے دیکھی جاتی ہے وہ محدود ہوتی ہے اور جو شے محدود و محسوس ہوگی وہ ممکن الوجود ہے۔ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر چیز کی رویت و دیدار کے لئے دس شرطوں کا ہونا لازمی ہے۔ اوّل حاسہ بصر کا سلامت ہونا ورنہ رویت نہ ہو سکیگی دوم جو شے دیکھی جاتی ہے۔ وہ کثیف ہو۔ ورنہ اگر ہوا کی طرح لطیف ہو تو اس کی روایت ناممکن ہے۔ سوم رائی اور مرئی کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ چہارم رائی اور مرئی کے درمیان بہت نزدیکی اور قرب نہ ہو۔ کہ دونوں کا الصاق ہو جائے۔ ورنہ رویت نہ ہو سکیگی۔ پنجم مرئی رائی کے مقابل یا حکم مقابل میں ہو۔ جس طرح آئینہ میں ہوا کرتا ہے ششم روشنی کا موجود ہونا خواہ روشنی اس کی ذات سے ہو۔ جس

طرح چراغ کی روشنی سے چراغ دیکھا جاتا ہے۔ یا اس کے غیر کے سبب سے ہو۔ جس طرح چراغ کی روشنی سے اور چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ ہفتم روشنی بہت زیادہ نہ ہو۔ جس طرح آفتاب اپنی زیادہ روشنی کے سبب بخوبی دکھائی نہیں دیتا۔ ہشتم رائی اور مرئی کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو۔ نہم مرئی کی طرف نفس متوجہ ہو۔ دہم شفاف شے کا توسط رائی اور مرئی میں ہو۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ آخری قید اس وقت ہونی چاہیئے جب خلاء کا وجود نہ ہو۔ ورنہ کسی شے کے توسط کی ضرورت نہیں ہے۔ ان تمام شرطوں کے موجود ہونے پر حکماء اور معتزلہ شیعہ وامامیہ کے نزدیک ہر شے کی رؤیت لازما ہوسکتی ہے۔ کیونکہ جب علت کسی شے کی اس حیثیت سے موجود ہوگی کہ کل شرائط موجود اور موانع مفقود ہونگے تو اس شے ممکن کا وجود واجب ہوگا۔ اب کوئی عقلمند اگر ان مسلمہ عقل شرائط عشرہ کو خدا میں ثابت کرسکتا ہے تو پھر وہ ضرور دیدار خدا سے بھی مشرف ہوسکتا ہے۔ مگر شرف دیدار کے بعد اس خدا دیدہ کو مجبوراً یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس کا مرئی خدا واجب الوجود نہیں ہے۔ بلکہ ممکن الوجود ہے۔ کیونکہ جسم اور جسمانی تمام لوازم سے خدا کا منزہ ہونا واجب اور ضروری ہے۔ قرآن مجید میں آیت لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار نے تو مسئلہ عدم رویت خدا پر مہر لگا دی ہے کہ اس کو (خدا کو) آنکھوں کی بینائی ادراک نہیں کرسکتی۔ تو بتاؤ وہ پھر کس طرح دیکھا جاسکتا ہے۔ موسیٰ کلیم علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر نے جب قوم کی جانب سے خواہش کی۔ رب ارنی انظر الیک خدایا تو مجھے اپنے کو دکھا۔ تو کیا جواب ملا لن ترانی تو ہرگز ابدالآباد تک مجھے نہ دیکھ سکیگا۔ کیونکہ لفظ لن نفی ابدی کے لئے آتا ہے۔ جب موسیٰ کلیم جیسا پیغمبر خدا کو نہیں دیکھ سکتا تو پھر اور کوئی کیونکر خدا کو دیکھ سکتا ہے۔

فرقہ مجسمہ اور کرامیہ تو خدا کو مکان وجہت اعلیٰ میں رہنے کی وجہ سے دیدار خدا کے قائل ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب وہ خدا کے لئے جسم کے قائل ہیں۔ تو پھر ان کو دیدار کی امید میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ فرقہ اشاعرہ تو بغیر جسم کے ہی دیدار خدا کی سینہ زوری سے قائل ہیں۔ یہ ان کا فلسفہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

زمخشری کشاف میں لکھتا ہے۔ العجب من المتسمین بالاسلام المتسمین باھل السنۃ والجماعۃ کیف اتخذوا ھذہ العظیمۃ مذھبا ولا یغرنک تستّرھم بالبلکفۃ فانہ من منصوبات اشیاخھم والقول ما قال بعض العدلیۃ۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں ان لوگوں سے جو خود کو اہل اسلام اور سنت جماعت موسوم کرتے ہیں کہ وہ کیونکر اس گناہ عظیم کو اپنا مذہب قرار دیتے ہیں اور اس تاویل کی کہ بلاکیفیت ومکان کے خدا کا دیدار ہوسکتا ہے قائل ہوئے ہیں۔

رہا آیت وجوہٌ یومئذٍ ناظرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ سے بھی کسی طرح خدا کا دیدار ثابت

نہیں ہوتا۔ کیونکہ وجوہ وجہ کی جمع ہے۔ عربی میں وجہ منہ۔ ذات۔ طرف اور نفس کو کہتے ہیں۔ آنکھ کے معنے میں لفظ وجہ لغت میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ لفظ نضارت اس آیت میں اس کا مؤید مؤید ہے۔ الیٰ ربہا ناظرہ میں لفظ ناظرہ سے صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ نظر کرنیوالے ہوں گے (بہت خوب) مگر اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ خدا ان کو نظر آگیا۔ جیسے شب عید کو تمام عالم ہلال کی طرف ناظر ہوتا ہے۔ مگر ہلال کا نظر آجانا ناظرین کے ناظر ہونے کا لازم نہیں ہے۔

مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ الیٰ ربہا میں لفظ الی۔ آلاء کا واحد ہے جو نعمت کے معنے میں مستعمل ہے۔ پس لفظ الی یہاں اسم ہے حرف نہیں ہے۔ تو اس بناء پر اس کی تاویل یوں کی جائے گی۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ لنعمۃ ربہا ناظرۃ یعنی لوگوں کے چہرے بہشت میں تر و تازہ ہونگے۔ خدا کی نعمت کے ناظر ہونگے۔ علم الہدیٰ سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ نے کتاب درر الغرر میں بعض مفسرین سے اس تاویل کو نقل کیا ہے۔ اکثر مفسرین کا اس کے متعلق یہ قول ہے۔ کہ الی ربہا میں الی کے بعد مضاف محذوف ہے۔ تاویل یہ ہے کہ الی نعمۃ ربہا یا الیٰ رحمۃ ربہا ناظرۃ ابن عباس وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس میں ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ نظر کو انتظار کے معنے میں تاویل کیا جائے جیسا کہ بلقیس کے قصے میں انی مرسلۃ الیہم بہدیۃ فناظرۃ بم یرجع المرسلون آیا ہے یہاں ناظرہ بمعنی منتظر ہونے کے مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح آیت تراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون میں ینظرون بمعنی منتظروں کے آیا ہے۔

اب رہی حدیث ستترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر کہ بہت جلد تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ جس طرح کہ تم پندرھویں کے چاند کو دیکھتے ہو۔ پہلے تو یہ روایت ہی متفق علیہ نہیں ہے۔ معتزلہ۔ امامیہ اور ابن عباس اس کے خلاف ہیں۔ مزید برایں جبکہ عقل و نقل قرآن اور حدیث متواترہ سے عدم رویت ثابت ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں ایک روایت احاد میں سے کسی طرح حجت نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ اس حدیث کا راوی قیس بن حازم ہے جو خوارج میں سے تھا۔ دیکھو نہج البلاغہ جلد اول قیس بن حازم ھو الذی روی حدیث لترون ربکم قد طعن مشایخنا المتکلمون فیہ وقالوا انہ فاسق ولا یقبل روایتہ یعنی اس روایت کا راوی قیس بن حازم ہے جس کے حق میں متکلمین نے طعن کیا ہے کہ وہ فاسق ہے اور اس کی روایت مقبول نہیں ہے۔ اس مسئلہ رویت باری پر بڑی تفصیل کیساتھ ہم ضعیف نے تفسیر لوامع التنزیل میں بحث کی ہے۔ اس فتوے میں اس سے زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ وہو العالم۔ حائری

کارروائی جلسہ مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس

بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۸ء جلسہ مرکزی کمیٹی ہیڈ دفتر آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ جناب نواب سجاد علی خان صاحب بہادر تعلقدار شیش محل لکھنؤ وائس پریذیڈنٹ شیعہ کانفرنس وٹرسٹی شیعہ کالج نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ حاضرین جلسہ کی تعداد کافی تھی۔ اکثر حضرات بغرض شرکت جلسہ باہر سے تشریف لائے تھے۔ جو ممبران بیرونجات شرکت جلسہ سے معذور رہے ان کی تحریری رائیں موصول ہوئیں جو جلسہ میں پیش کی گئیں اور شمار کی گئیں۔ مندرجہ ذیل ویز ہمدردان قوم کی آگاہی کے لئے درج کی جاتی ہیں۔

(۱) بنگال شیعہ صوبہ کانفرنس کلکتہ کا دستور العمل پیش ہو کر بعد ترمیم و تنسیخ مناسب پاس و منظور ہوا۔

(۲) بہی خواہان قوم نے جو رقوم بغرض امداد مظلومین تیراہ دفتر شیعہ کانفرنس میں بھیجی تھیں اس کی آمدنی و خرچ کا نقشہ لغایتہ ۵ جنوری ۱۹۲۸ء پیش کیا گیا اور حاضرین جلسہ کو موجودہ ضروریات پر توجہ دلاتے ہوئے ان تمام کارروائیوں کا جو کانفرنس کی جانب سے عمل میں لائی گئیں تھیں تذکرہ فرمایا چنانچہ مندرجہ ذیل تجویز پاس و منظور ہوئی:۔

(الف) یہ جلسہ جمعیتہ مرکزیہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس تجویز کرتا ہے کہ ماہ فروری ۱۹۲۸ء میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی جانب سے نمائندہ بھیجا جاوے اور جناب مسٹر عابد حسین صاحب وکیل جنرل سکریٹری شیعہ کانفرنس سے استدعا کرتا ہے کہ وہ خود زحمت گوارا کر کے فروری ۱۹۲۸ء کی کسی مناسب تاریخ میں تشریف لے جائیں اور حسب صوابدید خود کسی دوسرے موزون بزرگ کو ہمراہ لے جانے کی منظوری دی جاتی ہے۔

(ب) جو خط جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحد کا بجواب خط سیکرٹری شیعہ کانفرنس موصول ہوا تھا۔ پڑھا گیا اور بعد غور حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

"یہ جلسہ مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس تجویز کرتا ہے کہ چونکہ چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی کی تحریر سے ظاہر ہے کہ مظلومین سرحد کے لئے اس وقت پانچسو کمل کی اشد ضرورت ہے لہٰذا پانچسو کمل کانپور سے خرید کر کے مصیبت زدگان سرحد کے لئے جلد از جلد بھیجے جائیں اور اس خدمت کے انجام دہی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی معین کی جائے جو کانپور سے کمل خرید کر کے کوہاٹ بھیجدیں"

(۱) سید اکبر حسین صاحب تاجر بمبئی (۲) محمد جعفر صاحب سوداگر لکھنؤ (۳) نواب ابو الحسن خانصاحب آنریری جوائنٹ سکریٹری شیعہ کانفرنس۔

(۳) دعوت نامہ بابت اجلاس ستم آل انڈیا شیعہ کانفرنس جو کلکتہ لاہور جونپور اور کانپور سے موصول ہوئی تھی حاضرین جلسہ کے روبرو پیش کئے گئے اور جنرل سیکرٹری صاحب نے کل خط وکتابت اہالیان کلکتہ لاہور اور جونپور پڑھکر سنائی۔ بکثرت آرار مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا "یہ جلسہ جمیعۃ مرکزیہ شیعہ کانفرنس تجویز کرتا ہے کہ اہالیان کلکتہ کی دعوت بابت اجلاس ستم آل انڈیا شیعہ کانفرنس منظور کی جاوے اور جلسہ کا انعقاد ایسٹر کی تعطیلوں میں بتاریخ ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۲۸ء کیا جاوے"

(۴) یہ جلسہ مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس حاجی آغا نور اللہ بیگ صاحب مجتہد اصفہانی کا قم میں انتقال ہوجانا ملک ایران کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور ایسے مستند عالم حق کی وفات حسرت آیات پر اہل ایران سے عموماً اور باشندگان اصفہان سے خصوصاً دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور جناب مرحوم ومغفور کی روح پرفتوح مقام اعلیٰ علیین میں جگہ ملنے اور ایران کو ان کا نعم البدل میسر آنے کے لئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔

(۵) معاملات جونپور پیش ہوکر مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی باتفاق آرا قرار پایا کہ جناب مولانا عنایت اللہ صاحب اور جناب مولانا صفت اللہ صاحب سعید انصاری اور لسان القوم جناب مولانا سید علی نقی صاحب صفی سے استدعا کی جاوے کہ وہ شیعہ کانفرنس کے وفد کے ہمراہ جونپور تشریف لیجائیں اور جو ناگوار اختلافات درمیان برادران اہلسنت واہل تشیع رونما ہوگئے ہوں ان کو بوجہ احسن رفع کرادیں اور اس طرح اپنی علمبرداری میں اتحاد بین المسلمین کا ثبوت دیکر کانفرنس کو شکرگذاری کا موقع دیں۔

(۶) یہ جلسہ جناب سید علی شاہ صاحب رئیس اعظم رجوعہ کے درد قومی کا اعتراف اور مساعی جمیلہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور ممدوح کی خدمت میں گذارش کرتا ہے۔ کہ چونکہ برادران بنگال کا دعوت نامہ برادران پنجاب کے دعوت نامہ سے قبل موصول ہوا تھا اور قیام کانفرنس سے آج تک صوبہ بنگال میں شیعہ کانفرنس کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوا ہے۔ نیز مظلومین سرحد کی ہر امکانی امداد منجانب کانفرنس کی جارہی ہے اور کلکتہ کے اجلاس میں بھی برادران نیراہ اور معاملات جنت البقیع کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا اس لئے ایسٹر کی تعطیل میں اجلاس سالانہ کلکتہ میں منعقد ہونا زیادہ مناسب تھا۔ امید ہے کہ ممدوح وبرادران پنجاب یہ دعوت نامہ دسمبر ۱۹۲۸ء کے لئے کردیں تو یہ مسئلہ اجلاس سالانہ یا آئندہ مرکزی کمیٹی میں بنا بر منظوری پیش کردیا جاوے۔

(۷) چونکہ شیعہ کالج کی تحریک اس مطمح نظر سے اوٹھائی گئی تھی کہ قوم شیعہ کے لئے ایک ایسا فرسٹ گریڈ کالج تعلیم گاہ قائم ہوجائے جو آئندہ ترقی کرکے یونیورسٹی ہو نیز ری ٹیچنگ سسٹم پر قائم کی گئی ہے۔ ایس لئے لکھنؤ یونیورسٹی کے قواعد کے موجب شیعہ کالج انٹرمیڈیٹ کالج سے آگے ترقی نہیں کرسکتا (یوز ایف۔ اے کے بعد کے درجوں کے لئے اس کی حیثیت محض ایک بورڈنگ

ہاؤس کی ہوگی لہذا مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ٹرسٹیان شیعہ کالج کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے کہ موجودہ لکھنؤ یونیورسٹی ایکٹ کی دفعات متعلقہ کا اچھی طرح مطالعہ کرکے کالج کے مستقبل کا فیصلہ کریں تاکہ کالج کی حیثیت آل انڈیا شیعہ کالج کی رہے اور محض ایک مقامی معمولی کالج نہ ہو جائے اور لکھنؤ میں شیعہ کالج اس وقت تک نہ بنائیں جب تک کہ اس امر کا واضحان لکھنؤ یونیورسٹی ایکٹ اور گورنمنٹ سے تیقن نہ کرلیا جائے کہ شیعہ کالج لکھنؤ میں اندرون حدود لکھنؤ یونیورسٹی بھی بی۔اے۔ایم۔اے تک تعلیم دے سکیگا اور یونیورسٹی تک ترقی کرسکیگا۔لکھنؤ یونیورسٹی سے اس کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔

جلسہ بعد شکریہ صدر برخاست ہوا۔

(خادم قوم:۔ سید حسن عباس اسسٹنٹ سیکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس)

نجم الاعتقاد

یہ ایک اجوبہ زمان رسالہ حال ہی میں جناب اعجاز الملۃ والدین حضرت مولانا شیخ محمد اعجاز حسن صاحب بدایونی قبلہ نے مسئلہ مساوات بین النبی و آلہ الامجاد میں تصنیف فرماکر اس کے متعلقہ تمام اعتراضات کا مدلل ازالہ فرمایا ہے۔ہم اس پر ریویو کرنے کے بجائے جناب صدر المفسرین سرکار شمس العلماء علامہ حائری قبلہ وکعبہ دام برکاتہ کی تقریظ یہاں درج کرتے ہیں جس سے اس رسالہ کی وقعت اور علوشان ظاہر اور نمایاں ہے۔کتابت اور طباعت اعلیٰ۔حجم ص ۵۶ قیمت رسالہ پر مرقوم نہیں ہے۔غالباً ۴ر سے زائد نہ ہوگی۔جناب مصنف ممدوح سے بہ پتہ مدرسۃ الواعظین۔لکھنؤ ضرور طلب فرماکر محظوظ ہوں۔مدیر۔

باسمہ سبحانہ

الحمد للّٰہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی خواص رجالہ السنۃ اقوالہ ومقاتیم افعالہ ومصادر افعالہ علل الوجود محمد وآلہ۔ امابعد رسالہ عجیبہ ومقالہ غریبہ موسومہ بہ نجم الاعتقاد کو میں نے بغور ملاحظہ کیا۔مسئلہ مساوات بین النبیؐ و آلہ الامجاد میں جن براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے عقیدہ حقہ کو اس میں ثابت کیا گیا ہے وہ بے نظیر اور قابل اطمینان ہے۔ اور فرقہ غالیہ کے اعتراضات کو جس حسن اور خوبی سے مہذبانہ پیرایہ میں رد کیا ہے۔وہ قابل تحسین اور صد آفرین ہے۔ دعا ہے کہ اس تصنیف کے قابل مصنف اور فاضل مولف ناصر دین مبین سلطان المناظرین فخر الزمن مولانا الحاج شیخ محمد اعجاز حسن صاحب بدایونی زید فضلہ کو حق تعالےٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ فانہ زاد اللّٰہ عمرہ واجلالہ وکثر اللّٰہ امثالہ والسالہ جہد غایۃ الجہد فی احقاق الحق وازہاق الباطل بالبراہین والدلائل فللّٰہ درہ

لقد اجاد فیما افاد فنال المراد اثابہ اللہ وایانا عن الشرع القدیم جنات النعیم بصاحبہ و آلہ ادلاء عرفان القدیم سلام اللہ علیہم باکرم تسلیم واھناء تنعیم ۔ عفی عبدہ الاثیم خادم شرع رسولہ الکریم ۔ علی الحائری

"توضیح المخطئین" خادم حسین بھیروی نے جو مرزا قادیانی کے مریدان خاص کی لسٹ میں داخل ہیں سنہ ۱۹۲۴ء کے "ریویو آف ریلیجنز نمبر ۸ جلد ۲۳" میں حضور پیغمبر صلعم کے دو خطبے لکھکر ان سے خلفا ثلاثہ کا ایمان و خلافت ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کی تھی ۔ اس کی تردید میں جناب مولانا مولوی سید غلام قاسم صاحب کھجوی نے ایک معرکۃ الآرا رسالہ بعنوان بالا لکھکر قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور پر زور دلائل قاہرہ سے خادم صاحب کے دلائل کو غلط او رباطل ثابت کیا ہے ۔ فی الواقع اس رسالہ عجیبہ کی مدح و ثنا الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتی ۔ مومنین فوراً اس رسالہ کو منگائیں اور اس سے منتفع ہوں ۔ کاغذ ۔ طباعت ۔ کتابت بھی عمدہ ہے ۔ حجم ۱۰۰ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ :۔ جناب سید شبیہ الحسن صاحب نقوی ۔ ڈاکخانہ و مقام کھجوہ ۔ ضلع سارن ۔

حضرت مہدی صاحب العصر علیہ السلام

قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے لئے سیکڑوں جھوٹ بنانے پڑتے ہیں ۔ ایک غلطی کے لئے سیکڑوں غلطیاں بھگتنی پڑتی ہیں ۔ ایک عقیدہ باطل کی پیروی کے لئے ہزار ہا امور باطل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ بس یہی وجہ ہے کہ آج آپ کو اسلام کے اتنے فرقے نظر آتے ہیں ۔ کہ ان کی تعداد انگلیوں پر بھی نہیں گنی جا سکتی ۔ حالانکہ ہر فرد کو اس بات کا کامل یقین ہے کہ بفحوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک فرقہ ان فرقوں کا ناجی ہے ۔ مگر پھر بھی اسلام کا ایک ایک مسئلہ آپس کی ادھیڑبن سے اختلافات کی سک میں پڑکر ایسا لاینحل بن گیا ہے کہ اس کا سمجھنا دشوار ہی نہیں بلکہ دشوار تر ہو گیا ہے کہنے والے کہ گئے ۔ لکھنے والے لکھ گئے ۔ کتابیں کھلی ہیں ۔ روائتیں موجود ہیں ۔ مگر پھر بھی کوئی قائل نہیں ۔

دیکھئے نہ جمیع فرق اسلامیہ اس امر میں متفق ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اور کچھ روز اس دنیا میں رہ کر غائب ہو گئے ہیں ۔ آپ ابھی تک زندہ ہیں ۔ ایک وقت میں پھر ظہور فرمائیں گے ۔ آپ کے ظہور کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے ۔ آپ کی اقتدا فرمائیں گے ۔ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ تاہم یہ مسئلہ عوام کی ابلہانہ تحریر سے کچھ ایسا پیچ در پیچ ہو گیا ہے کہ الامان ۔ الحفیظ !!

یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود اس دنیا میں تشریف لائیں گے ۔ نصاریٰ کہتے ہیں کہ رجعت حضرت مسیح ضروری ہے ۔ اسلام متفق ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ۔

ہیں۔ اس وقت حالت غیبت میں ہیں۔ ایک وقت میں ظہور فرمائیں گے۔ آپ کے ظہور کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے آپ کی اقتدار فرمائیں گے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اسعاف الراغبین اپنے ص۱۴۰ میں آپ کی والدہ ماجدہ کا نام نرجس خاتون لکھتی ہے۔ شواہد النبوت ان مخدومہ کا نام ص۲۷۴ میں صیقل بتاتی ہے۔ بعض اور مؤرخین سوسن لکھتے ہیں تاریخ خلقان جلد ۲ ص۲۴ میں لکھتی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ نصف شعبان میں ظہور میں آئی اور جس وقت آپ کے والد ماجد جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے رحلت فرمائی اس وقت آپ کا سن مبارک پانچ برس کا تھا۔ ابن الارزاق لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت نویں ربیع الاول ۲۵۸ھ کو واقع ہوئی۔ بعض کا قول ہے کہ تاریخ ولادت جناب صاحب العصر علیہ السلام آٹھویں شعبان ہے اور سنہ ولادت ۲۶۵ھ تھا۔

اہل تحقیق ۱۵ شعبان المعظم کو تاریخ ولادت قرار دیتے ہیں اور سرداب میں داخل ہو کر غائب ہونے کا زمانہ چار یا پانچ برس کے سن کا لکھتے ہیں۔ غرض اس امر میں سنن ابی داؤد وصواعق محرقہ بھی متفق ہیں۔ اور شیخ محی الدین الفتوحات میں بھی رقم طراز ہیں کہ آپ کا ظہور فرمانا ضروری ہے۔ مگر اس وقت تک آپ ظاہر نہ ہوں گے جب تک کہ دنیا ظلم و جور سے بھر نہ جائیگی۔ آپ اس وقت اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ آپ عترت رسول خدا صلعم و اولاد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ہیں۔ غرض ان مضبوط دلائل و شہادتوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک فرقہ اسلام کا کہنا ہے کہ ابھی تک حضرت صاحب العصر علیہ السلام پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ آئندہ پیدا ہونگے اور جو پیدا ہونے کے مُقر ہیں ان میں سے بھی کتاب در مختار کہتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایام رجعت میں تقلید امام ابوحنیفہ کی کریں گے۔ جو ایک ایسی بے جوڑ و بے اصل بات ہے کہ الٰہی توبہ! اور یہی وجہ ہے کہ اس کی زبردست تردید ہدایہ کے مقدمے میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی نے یوں کھلے الفاظ میں کر رکھی ہے کہ "یہ ایک بے دلیل امر ہے" سیوطی نے بھی لکھ رکھا ہے کہ "تقلید کرنا حضرت عیسیٰ کا چاروں امام مجتہدین کے قول پر محض بے اصل ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ نبی مقلد ہو مجتہد کا وہ شریعت محمدی پر بالوحی و بالقرآن عمل کریں گے"

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ جس طرح بعض جہالت مآب علمائے احناف کا یہ اختراع ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے تیس برس امام ابوحنیفہ کی شاگردی کی ہے۔ اسی طرح یہ بھی علمائے احناف کا افترا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام ظہور کے بعد امام ابوحنیفہ کی تقلید کرینگے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ امام مہدی علیہ السلام خود مجتہد ہیں ان کو کسی کی تقلید جائز نہیں۔"

محی الدین العربی کہتے ہیں کہ جناب امام صاحب العصر پر قیاس حرام ہے۔ جو کچھ آپ حکم کرینگے خداوند عالم ایک فرشتہ مبعوث کرے گا آپ پر وہ القا کیا کرے گا اور کسی تقدیر میں امام ابوحنیفہ صاحب کی تقلید آپ پر جائز نہیں ہو سکتی۔"

پس یہ ہیں فرقِ اسلامیہ کے وہ دعاوی مختلفہ جو اس بات کے شاہد ہیں کہ ہر مسئلہ میں کس قدر کھینچ و تان ہے اور علمائے عظام کس قدر مبتلائے اعتصاب ہیں کہ آنکھ بند کئے جو چاہتے ہیں محبت والفت کے جوش میں لکھتے چلے جاتے ہیں خواہ اسے عقل قبول کرے یا نہ کرے حق ہویدا ہو یا نہ ہو حالانکہ یہ معلوم ہے کہ حق کا بڑا درجہ ہے۔ بغیر حق پرستی کے کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔

لہذا یہاں پہنچ کر عقل سلیم کا یہ تقاضا ضرور ہوتا ہے کہ آخر اس حق پوشی کی ضرورت کیا۔ ناحق کوشی کا سبب کیا۔ کیوں اس طرح معاملات ظہور حضرت صاحب العصر علیہ السلام الجھائے گئے اور کیوں اس میں اس قدر دماغ سوزی سے کام لیکر ایسے پیچ در پیچ راستہ پیدا کر دیئے گئے کہ ایک زود فہم، معاملہ بین، نکتہ رس، فیصلہ کن، حق بین اور نتیجہ خیز شخص کو بھی سہولت کے ساتھ نتیجہ تک پہنچنا مشکل و دشوار ہو گیا۔ جس کا جواب بجز اس کے اور کیا پیش کیا جا سکتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق کچھ عقیدے اور وہ ہیں جو روز روشن کی طرح امامت و خلافت و ولایت کے متعلق فیصلہ کن ہیں اور جن سے پہلی خلافتوں کو ایسا قوی دھکا لگتا ہے۔ کہ تو بہ بھلی ہوتی ہے۔ اس لئے ان ڈہکوسلوں کی ضرورت ہوئی ورنہ ہرگز ہرگز نہ ہوتی چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

ترجمہ عبارت صواعق محرقہ بحث فے المہدی ص۱۱۲ جس میں صاف موجود ہے کہ "امام مہدی علیہ السلام امام اور خلیفہ منجانب اللہ ہیں اور آپ کو منصوص حیثیت حاصل ہے (راوی ابوداؤد ہیں) عربی عبارت یہ ہے "فَجَعَلَ اللّٰہُ الفَاتِحَہ بِالْخِلَافَۃِ الحق ولیبعث اللّٰہُ رَجُلًا"

پھر اس کتاب میں بروایت احمد یہ بھی ہے "یَکُوْنَ فِی آخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَۃ"

پھر بروایت حضرت علی سنن ابی داؤد کے ص۲۳۲ میں قولِ نبی یہ درج ہے کہ "لَیَبْعَثَ اللّٰہُ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ بَیْتِی یَمْلَأُھَا عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا"

جن سے صاف صاف امامت و خلافت و ولایت کے متعلق مفصلہ ذیل نتیجہ مستنبط ہوتے ہیں۔ اور دونوں حضرات اہلسنت کی کتابوں سے ہی پھر بتائیے کہ معاملات الجھائے نہ جائیں تو کیا ہوں

نتیجہ مستنبط

صواعق محرقہ و سنن ابی داؤد سے	دوسری اور کتب اہلسنت سے
(۱) امام مہدی علیہ السلام کے لئے اجماع حل و عقد نہیں ہے۔	(۱) اہلسنت کے نزدیک امر خلافت اجماع اور بیعت پر منحصر ہے۔
(۲) ابوداؤد کی حدیث میں جعل و لیبعث کا لفظ جو شان امام مہدی علیہ السلام میں ہے۔ وہ ثابت کرتا ہے کہ امام مہدی	(۲) اہلسنت کے نزدیک تقرر و خلافت و امامت و ولایت بالناس ہے۔ ایسی صورت میں اہلسنت کا کلیہ خلافت و امامت کے مادے میں جو مبنی اجماع و بیعت پر ہے باطل

صواعق محرقہ و سنن ابی داؤد سے

علیہ السلام کے متعلق تقرر خلافت و امامت بید اللہ ہوا ہے نہ بدست انسان۔

(۳) حسب عقیدہ اہلسنت خلافت و امامت و ولایت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی منصوص ہوتی ہے۔

(۴) جناب امام مہدی علیہ السلام بارہویں امام قرار پاتے ہیں۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتدا فرمائیں گے۔

(۶) امام مہدی علیہ السلام کی متعلقہ حدیثوں میں لفظ خلیفہ کا موجود ہے۔

(۷) حضرت عیسیٰ کا آپ کے پیچھے نماز نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

(۸) حضرت امام مہدی علیہ السلام کی افضیلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ثابت ہوتی ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام سے یقینی افضل ہیں۔

دوسری اور کتب اہلسنت سے

ثابت ہوتا ہے۔

(۳) حضرات اہلسنت منصوصی کے قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ درصورت قائل ہونے کے بقیہ ائمہ اطہار کی امامت و خلافت و ولایت بھی منصوصی ماننی پڑتی ہے۔ اور یہی اصول حضرات شیعہ کا ہے۔

(۴) جس کی رو سے اہلسنت کا خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کا ائمہ اثنا عشر ماننا غلط ہوا جاتا ہے۔ اور اگر نہیں غلط ہوتا تو آپ تیرہویں امام ہو جاتے ہیں۔

(۵) ایسی صورت میں جو بعض محدثین نے مہدی عباسی کو مہدی موعود مانا ہے۔ وہ ماننا اس لئے غلط ہوا جاتا ہے کہ کہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مہدی عباسی کی اقتدار فرمائی۔

(۶) پس اس کی رو سے "لم یستخلف رسول اللہؐ" کی حدیث جو حضرت عمر سے صحیحین میں ہے۔ ناکارہ ہوئی جاتی ہے۔ اور غلط ثابت ہوتی ہے۔

(۷) پس اس کی رو سے اہلسنت جو انبیاء کو ائمہ اطہار سے افضل جانتے ہیں۔ غلط ہوا جاتا ہے۔

(۸) ایسی صورت میں خلفائے ثلاثہ کا درجہ اہلسنت کے عقیدے کے بموجب اس استدلال سے کہ خلفائے ثلاثہ حضرت عیسیٰ سے کمتر ہیں اور امام مہدی علیہ السلام علی ابن ابی طالبؑ سے کم ہیں۔ کہیں زیادہ علی ابن ابی طالب سے کم ہو جاتا ہے۔

"تبیان" ماھلی

ناظرین الحافظ — خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بصورت دیگر عدم تعمیل کی شکایت معاف!

جواب طلب امور کے لئے ارکاٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا لازمی ہے۔ (مینجر)

شیعیانِ حیدر کرار کے لئے چند تازہ طبع کتابیں

دلیل المتعہ

مصنفہ سید المفسرین فخر المحققین سرکار شریعتمدار علامہ جناب شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان اس کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ ایک معرکتہ الآرا شیعہ سنی مسئلہ ہے جس میں مسئلہ متعہ کے متعلق ہر پہلو سے عقلی و نقلی بحث کی گئی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے رسالہ قابل دید ہے قیمت صرف ۴ر

المنظر

جس میں انجمن دائرۃ الاصلاح لاہور کے رسالہ شیر و شکر کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب اور مسئلہ نکاح شیعہ و سنی کا مدلل فیصلہ درج ہے۔ قیمت صرف ۲ر

الذبیح

جس میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ کے متعلق بعض واقعات عجیبہ اور حالات غریبہ کا مدلل بیان اور تعزیہ داری میں روکاوٹ ڈالنے کا راز اور غیر مشروع امور کی اصلاح قیمت ۳ر

المذبوح

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قاتلان امام حسینؑ سب سنی تھے اور اس کا مدلل جواب کتب اہلسنت سے دیا گیا ہے۔ نیز اسباب شہادت واقعہ افشانی کے جوابات بھی درج کئے گئے ہیں قیمت ۲ر

القتیل

جواز تعزیہ داری کے دلائل قاطعہ اور اس کے فوائد کثیرہ اور رسوم تعزیہ داری کی اصلاح کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

نماز نافلہ

سادات مومنین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اکثر خطوط سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ شیعوں میں سنتی نمازیں اگرچہ پڑھی جاتی ہیں تو ان کا طریق عمل کیوں مشتہر نہیں کیا جاتا تاکہ مومنین سنتی نمازوں کی بھی پابندی کر سکیں اور شیعوں کے ترک سنت کرنے کا طعن جو نواصب کیا کرتے ہیں دور اور زائل ہو اس ضرورت کو محسوس کر کے ہم نے جناب قبلہ و کعبہ شمس العلماء علامہ السید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان کو مجبور کیا کہ تمام سنتی نمازیں معہ اعمال عاشورہ اور وظائف وادعیہ جو تمام مشکلات دینی و دنیاوی اور ازالہ مرض کیلئے مجرب اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے ماثور ہوں۔ ایک مجموعہ کی صورت میں جمع فرما دیں الحمد للہ کہ یہ نہایت ضروری مجموعہ موسومہ بہ نافلہ چھپکر تیار ہے امید ہے کہ مومنین کا کوئی گھر اس مجموعہ سے خالی نہ رہنا چاہیئے کیونکہ علاوہ سنتی نمازوں کے تمام مشکلات و امراض کیلئے بھی یہ نسخہ نہایت مجرب ہے۔ قیمت ۴ر

کربلائی شیخ غلام علی شیعہ مینجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

رعایتی نرخنامہ اشتہارات

مقدار	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ایکبار
سالم صفحہ	صمہ ۲۵	عہ ۱۶	عہ ۱۰	للعہ ۴
نصف صفحہ	عہ ۱۶	عہ ۱۰	۹ سے	عہ ۲
چوتھائی صفحہ	عہ ۱۰	۶ سے	للعہ ۴	عہ ۱

(مینجر الحافظ لاہور)

الحافظ

جلد اول کے پرچہ جات نمبر ۲-۳-۵-۸-۹-۱۲ یعنی بابت اپریل مئی جولائی، اکتوبر، نومبر و فروری ۱۹۲۵ء اور جلد دوم مکمل دفتر میں موجود ہیں۔ عہ قیمت فی جلد ۲ اور ۳ (حتیٰ کہ فی الحال دفتر میں موجود ہے) دعہ براے جلد دوم بذریعہ منی آرڈر آنے پر اور ۲ر فی جلد زیادہ بذریعہ وی پی روانہ ہوسکتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ کیونکہ ذخیرہ کے ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ الحافظ کی ان قیمتی مجلدات میں وہ معرکۃ الآرا مضامین درج ہیں کہ مشکل ہاتھ آسکیں گے۔ ان کے ہمراہ ایک عدد تصویر جناب شمس العلماء علامہ حائری صاحب بھی مفت روانہ ہوگی۔

(مینجر الحافظ لاہور)

منافع نذر درگاہ جناب شہید ثالث علیہ الرحمۃ آگرہ

کحل الجواہر موتی اور جواہرات سے بنا ہوا سرمہ کحل الجواہر کمزوری نگاہ۔ حدت و تاریکی چشم۔ پروال۔ دھند۔ غبار، فساد نزلہ، جالا۔ روہا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم و کم نظر آنے اور آنکھوں سے پانی جاری رہنے میں بے حد فائدہ کرتا ہے۔ فی شیشی عہ سلائی مفت

امرت بلی جاڑا بخار، ملیریا بخار۔ ورم جگر و طحال کا جانی دشمن ہے۔ مایوس العلاج مریضوں کو پہلی خوراک میں فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ فی شیشی عہ

سفوف اکسیر پیٹ اور آنتوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے ہر وقت گھر میں رہنا چاہئے فی بوتل ۱۲ر محصول ہر دوا کا بذمہ خریدار ہوگا۔ تین روپیہ کی دوا منگوانے سے محصول ڈاک معاف۔

زبان خلق مجھ کو تین سال سے تاریکی چشم دھند اور نزلہ کی شکایت تھی۔ کتنے علاج کئے لیکن

کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ کا کحل الجواہر استعمال کیا جس سے کل شکایت دفع ہوگئی۔ یہ سرمہ کیا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے میرے لئے اکسیر کامل بھیجدیا۔

(محمد عبد اللہ سکرٹری طبی کانفرنس مظفر پور)

کحل الجواہر نے مجھ کو بہت فائدہ پہنچایا۔ کلکتہ کے میڈیکل کالج سے لیکر کتنے ہی ویدوں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن سب بیکار ہوا۔ اگر آپ کا سرمہ نہیں پاتا تو میری بائیں آنکھ جس کی روشنی جاچکی تھی پھر نہیں پلٹتی۔ لیکن آپ کے سرمہ نے پہلی طرح روشنی دیدیا۔ گیا کا ڈی۔ ایم۔ او مسٹر اسفن جس نے مجھکو نوکری سے الفٹ کردیا تھا پھر مجھ کو فٹ کیا اس لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور جب تک زندہ رہونگا آپ کو اور آپ کے سرمہ کو نہیں بھولونگا۔

حکیم سید نتھے نواب مہبط الشفا۔ گیا

پرکاش سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایم ایم عبداللہ پرنٹر چھپا اور دفتر الحافظ کوچہ قاضی خانہ لاہور سے شائع ہوا